

جدول 1
مالی شعبے کے اثاثوں کی ہیئت ترکیبی

مالی سال 15	مالی سال 14	مالی سال 13	مالی سال 12	
18,718.0	16,261.2	14,146.6	13,120.1	اثاثے (پاکستانی روپے ارب)
15.1	14.9	7.8	18.7	شرح نمو (فیصد)
کل اثاثوں کی شرح				
0.5	0.4	0.4	0.3	خر دمالکاری کے بینک
3.9	4.1	4.2	4.6	غیر بینک مالی ادارے
4.3	4.7	4.5	4.3	بیمہ
15.6	16.4	16.5	16.4	مرکزی عہدہ قومی
75.6	74.4	74.5	74.4	بچت بینک
جی ڈی پی کے اعتبار سے اثاثوں کی شرح				
0.4	0.3	0.2	0.2	خر دمالکاری کے بینک
2.7	2.4	2.3	2.7	غیر بینک مالی ادارے
3.0	2.8	2.5	2.5	بیمہ
10.7	9.7	9.3	9.6	مرکزی عہدہ قومی
51.6	44.2	42.0	43.6	بچت بینک
68.4	59.4	56.4	58.6	مجموعی اثاثے

* All numbers of NBFIs and insurance for CY15 are as of end June.
Source: Unaudited/audited financial statements of banks, MFBs, NBFIs and insurance companies. SECP & SBP.

اجناس کی قیمتوں میں مسلسل سست رفتاری نے اجناس سے زرخیز ملکوں، خصوصاً خلیج تعاون کونسل کے ملکوں، کا مالی بوجھ بڑھایا اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی جانب سے ترسیلات زر کی رفتار کم کر دی۔ مزید یہ کہ سرحد پار سرمایہ کاریاں بھی کم ہوئی ہیں۔⁴

پورے ایشیا (چین، جاپان، خلیجی ممالک وغیرہ) اور یورپ میں کمزور معاشی مبادیات کے برعکس امریکی معیشت میں معتدل توسیع کی علامات

⁴ بینک دولت پاکستان "پاکستانی معیشت کی کیفیت" دوسری سہ ماہی رپورٹ، 16-2015۔

2015ء کے اختتام پر مالی نظام بدستور مستحکم اور صحت مند کیفیت میں ہے۔ مالی شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد 2015ء میں 15.1 فیصد کی معقول رفتار سے بڑھی (2013ء سے 2015ء کے دوران اوسطاً 12.6 فیصد)۔ نتیجے کے طور پر مالی گہرائی¹ جس کا پیمانہ مالی اثاثہ جات اور جی ڈی پی کا تناسب ہے، 2013ء میں 56.4 فیصد سے بڑھ کر 2014ء میں 59.4 فیصد اور 2015ء میں 68.4 فیصد تک پہنچ گیا (جدول 1)۔

مالی شعبے کی مسلسل کارکردگی اس امر کے پیش نظر خاصی حوصلہ افزا ہے کہ عالمی حالات دشوار رہے ہیں۔ بلند قرض اور جی ڈی پی تناسب، سرمائے کے اخراج اور ایکویٹی منڈیوں کی کمزوری، کرنسیوں کی قیمت میں گراؤ وغیرہ کی وجہ سے ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کمزوریوں نے عالمی مالی استحکام کو دباؤ میں رکھا۔ چین میں سست رفتاری اور اس کے نتیجے میں اسٹاک مارکیٹ میں ردوبدل کے 2015ء کی پوری دوسری ششماہی خصوصاً اگست کے بعد محسوس کیے گئے۔

یورپی یونین میں کمزور معاشی بحالی کے ہمراہ یونان کی مالی امداد کی بنا پر بلند سیاسی خطرات نے یورپی بینکوں کو جو پہلے ہی کم منافع آوری کا شکار ہیں نئے سرے سے دباؤ میں مبتلا کر دیا ہے۔ بلند ریاستی اور نجی شعبے کے قرضوں کو یورپی مرکزی بینک نے اپنے مالی شعبے کے لیے نظام کے ممکنہ خطرات کے طور پر شناخت کیا ہے۔² چونکہ یورپی یونین، جو پاکستان کے اہم تجارتی شراکت داروں میں سے ہے، کم شرح سود اور مقدراری نرمی کی بنا پر معمولی نمو کے امکانات سے دوچار تھا اس لیے پاکستان کی یورپی یونین کو برآمدات کم ہوئیں۔³

¹ مالی گہرائی اور اس کی پیمائش کی تشریح کے لیے دیکھیے عالمی بینک کی "گلوبل فنانسل ڈویلپمنٹ رپورٹ 2015/16" کا پس منظر سیشن۔

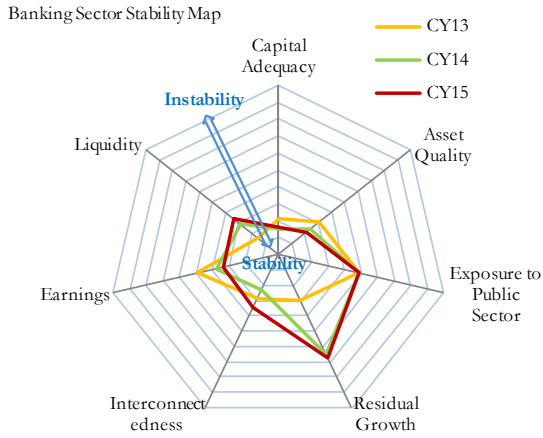
<http://www.worldbank.org/en/publication/gfdr/background/financial-depth>

² یورپی مرکزی بینک "مالی استحکام کا جائزہ" نومبر 2015ء۔

³ بینک دولت پاکستان "پاکستانی معیشت کی کیفیت" دوسری سہ ماہی رپورٹ، 16-2015۔

کی بنا پر بینکاری شعبے کی کارکردگی بہتر ہوئی۔ اثاثوں کی بتدریج بہتری کے ہمراہ مضبوط اثاثہ جاتی نمو اور نجی شعبے کے قرضے کی بحالی نے مجموعی مالی پوزیشن میں مزید مستحکم کیا۔

شکل 1: نمو کے باوجود شعبہ بینکاری مستحکم رہا



Source: Financial Stability Department (FSD), SBP

ظاہر ہوئیں۔ معیشت کی بعض اہم مبادیات (جیسے گھریلو اخراجات، کاروباری معینہ سرمایہ کاری، لیبر مارکیٹ بحالی وغیرہ) میں بہتری کو تسلیم کرتے ہوئے امریکی فیڈرل ریزرو نے دسمبر 2015ء میں شرح سود بڑھا دی۔⁵ تاہم بہت گنجائشی قرضہ جاتی اور ذمہ نویسی معیارات کی بنا پر امریکہ میں خطرہ قرض بڑھ گیا ہے۔ بلند کارپوریٹ لیوراجیہ کے ہمراہ معاشی مشکلات نے قرض گرووں کی قرض ادا کرنے کی صلاحیت کو متاثر کیا ہے۔⁶ مزید برآں، فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرح سود میں متوقع اضافے نے سرمایہ کاروں کی خطرے کی طلب مزید گھٹا دی اور تمام ابھرتی ہوئی معیشتوں میں اسٹاک مارکیٹیں متاثر ہوئیں۔

پاکستان کی معیشت 2015ء میں بہتر رہی۔ مہنگائی کم رہی، زرمبادلہ کے ذخائر کے بفرز بہتر ہوتے رہے، شرح مبادلہ مستحکم رہی، جاری کھاتے کا خسارہ برآمدات میں کمی کے باوجود گھٹ گیا، بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی میں نمو ہوئی اور سرمایہ کاروں کے احساسات بلند سطح پر رہے۔⁷

دانشندانہ انتظام، پالیسی کی یکسانیت، اجناس کی گرتی ہوئی قیمتوں اور توانائی کی قدرے بہتر صورت حال کی بنا پر پیدا ہونے والے سازگار معاشی ماحول نے معیشت اور مالی شعبے کو پھیلنے پھولنے کا موقع فراہم کیا۔

نمو اور خطرات کے مختلف پہلوؤں سے دیکھا جائے، جیسا کہ بینکاری استحکام کے نقشے⁸ میں نظر آتا ہے، تو بینکاری شعبہ اطمینان بخش حالت میں ہے (شکل 1)۔ خاص طور پر ریکارڈ آمدنی اور بلند شرح کفایت سرمایہ

5 امریکی فیڈرل ریزرو کی فیڈرل اوپن مارکیٹ کمیٹی "مانیٹری پالیسی بیان" دسمبر 2015ء۔

<http://www.federalreserve.gov/monetarypolicy/files/monetary20151216a1.pdf>

6 آفس آف فنانشل ریسیرچ "مالی استحکام رپورٹ" 2015ء، امریکی محکمہ خزانہ۔

7 بینک دولت پاکستان "پاکستانی معیشت کی کیفیت" دوسری سہ ماہی رپورٹ، 2015-16ء۔

8 بینکاری استحکام کا نقشہ سات مختلف ابعاد میں استحکام کی جامع تصویر دکھاتا ہے۔ ہر بُعد میں خطرات کلیدی اظہاریوں کے بہ وزن آمیزے کے ذریعے جانچے جاتے ہیں۔ ہر اظہاریے کا پرنسپل ریک ماضی میں (1996ء سے) اس کی سطح کے لحاظ سے استحکام کا درجہ ظاہر کرتا ہے۔ تفصیلات کے لیے براہ کرم دیکھیے تکنیکی ضمیمہ۔ طریقہ کار کے لیے دیکھیے ڈپلر، پی، ک، کافرن، آر، مایاچا، کے اور بیوگ جے (2010)۔ "کیا مالی استحکام کا نقشہ بنا سکتے ہیں؟" آئی ایم ایف ورکنگ پیپرز، 1-42۔

پچھلے تین برسوں (م س 2013ء تا م س 2015ء) کے دوران اثاثہ جاتی بنیاد کی اوسط نمو 13.2 فیصد سال بسال رہی اور 2015ء میں 16.8 فیصد کی بھرپور نمو تک پہنچ گئی۔ اسی مدت کے دوران قرضوں میں اوسطاً 8.7 فیصد (سال بسال) کی معمولی شرح سے اضافہ ہوا جس میں نمایاں حصہ کارپوریٹ، زراعت اور صارفین ماکاروں کا تھا جبکہ سرمایہ کاریاں، جو بیشتر حکومتی تمسکات میں تھیں، 20.1 فیصد کی شرح سے بڑھیں۔

اثاثہ جات میں اضافہ امانتوں (اوسطاً 12.5 فیصد سال بسال نمو) اور قرضوں (اوسطاً 28.2 فیصد سال بسال نمو) کی وجہ سے ہوا۔ اس طرح اثاثوں میں اضافی نمو (بقیہ نمو) کا بڑا حصہ نان کور واجبات (قرضے) سے پورا ہوا۔ اگرچہ بیشتر قلیل مدت اور نوعیت کے اعتبار سے محفوظ (secured) ہے تاہم غیر محفوظ حصے میں بھی نمایاں نمو دیکھی گئی خصوصاً 2015ء کے دوران جس سے بینکوں کے درمیان باہمی رابطے کی بلند سطح کی نشاندہی ہوتی ہے۔

میں 11.4 فیصد ہو گیا جبکہ اسی مدت میں تمویں کی کوریج 77.1 فیصد سے بڑھ کر 84.9 فیصد ہو گئی۔

اگرچہ افیکشن تناسب بہتر ہوئے ہیں اور نئے غیر فعال قرضوں کا بہاؤ کم ہوا ہے تاہم غیر فعال قرضوں کے بھاری اسٹاک کو کم کرنا¹⁰ بینکوں کے لیے بڑا چیلنج ہے۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک اپنے طور پر غیر فعال قرضوں کی بحالی اور نجی شعبے کو قرضے کے بہاؤ میں بہتری لانے کی خاطر قانونی اور ضوابطی اقدامات کے ذریعے سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے کوشاں ہے (تفصیلات کے لیے باکس الف دیکھیے)۔ دوسری جانب بینکوں کو غیر فعال قرضوں کا حجم کم کرنے کے لیے بحالی کی مربوط کوششیں کرنے کی ضرورت ہے۔

بینکاری شعبے کی آمدنی کے حوالے سے کارکردگی گذشتہ تین برسوں سے مسلسل بڑھتی رہی ہے جس کا بڑا سبب حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے روزانہ فروں آمدنی ہے۔ منافع (قبل از ٹیکس) 2013ء میں 165 ارب روپے سے بڑھ کر 2015ء میں 329 ارب روپے تک جا پہنچا۔ منافع آوری کے اہم تناسب جیسے اثاثوں پر آمدنی (ROA) اور ایکویٹی پر آمدنی (ROE) بھی 2013ء میں 1.6 فیصد اور 17.9 فیصد سے بڑھ کر 2015ء میں بالترتیب 2.5 فیصد اور 28.5 فیصد تک پہنچ گئے۔

بینکاری شعبے کی سرمایہ جاتی پوزیشن مستحکم ہوتی جا رہی ہے کیونکہ شرح کفایت سرمایہ مقامی اور بین الاقوامی نشانوں سے اوپر رہی ہے۔ شرح کفایت سرمایہ 2013ء میں 14.9 فیصد سے بہتر ہو کر 2015ء میں 17.3 فیصد ہو گئی۔ سطح اڈل کی شرح کفایت سرمایہ بھی 2015ء میں 14.4 فیصد کی اطمینان بخش سطح پر ہے جبکہ 2013ء میں 12.6 فیصد تھی۔

تیسرے باب میں زیر بحث آنے والے مفروضہ دباؤ کے منظر ناموں کے تحت بلند شرح کفایت سرمایہ نے شعبے کی مجموعی پلک کو بہتر بنایا ہے۔ تاہم اگر سازگار زری حالات اور چین پاکستان اقتصادی راہداری جیسے دیگر محازوں پر مثبت حوالوں کی بنا پر نجی شعبے کے قرضے کی طلب بڑھ گئی تو کیپٹل چارج میں اضافہ ہو گا اور بینکوں کے پاس دستیاب موجودہ

¹⁰ غیر فعال قرضے 2012ء سے 600 ارب روپے کے قریب منڈلا رہے ہیں۔

گذشتہ چند برسوں میں سرکاری شعبے کا بینکوں کی بیلنس شیٹ میں اکتشاف، خصوصاً سرمایہ کاری اور ریاستی پیپرز کی شکل میں خاصا بڑھ گیا ہے۔ مجموعی اثاثوں میں اس قسم کی سرمایہ کاریوں کا حصہ 2013ء میں 36.7 فیصد کی سطح سے 2015ء میں 44.7 فیصد تک جا پہنچا۔ اگر پی ایس ایز کو بینکوں کے قرضے بھی شامل کر لیے جائیں تو مجموعی اثاثوں میں سرکاری شعبے کا اکتشاف 2015ء میں 53 فیصد بڑھا۔

تاہم حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاریوں کے باعث 2013ء سے 2015ء کے دوران بینکاری شعبے کی فنڈنگ سیالیت⁹ اطمینان بخش رہی۔ اوسط سیال اثاثے مجموعی اثاثہ جات کے 50 فیصد اور 66 فیصد اثاثوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

اگرچہ حکومت میں بینکاری شعبے کے اکتشاف سے سیالیت کی پوزیشن بہتر ہوئی ہے تاہم ان اثاثوں کے ارتکاز سے کچھ خطرات ضرور ہیں۔ ریاستی پیپرز (خصوصاً طویل عرصیت والے) کی تحویل سے بینک شرح سود کی حرکات کی بنا پر خطرہ بازار سے دوچار ہوجاتے ہیں۔ مالیاتی ضروریات کے لیے رقوم کی بلند طلب قلیل مدت سیالیت پر کچھ دباؤ ڈالتی ہے خصوصاً نجی شعبے کے قرضے کی طلب کے زمانے میں۔ مزید برآں بینکاری رقوم پر مالیاتی انحصار کم ہونے کی صورت میں بھاری سرمایہ کاری جزدان کا باقاعدگی سے ختم کرنا بینکوں کے لیے مشکل کا باعث ہو گا۔ مؤخر الذکر منظر نامے میں بینکوں کو ایسی متبادل جگہوں پر اضافی رقوم لگانے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا جس سے ان کی خطرے کی طلب کے اندر مناسب آمدنی کا بہاؤ ممکن ہو۔

خام غیر فعال قرضہ جاتی تناسب (GNPLR) میں کمی اور تمویں کی کوریج میں اضافے کے ساتھ بینکاری شعبے کا اثاثہ جاتی معیار بہتر ہوا ہے۔ یہ تناسب 2013ء میں 13.3 فیصد سے کم ہو کر 2015ء

⁹ فنڈنگ سیالیت کا مطلب ہے کہ کس قدر آسانی سے مارکیٹ کے شرکا رقوم حاصل کر سکتے ہیں جبکہ مارکیٹ سیالیت کا مطلب ہے کتنی آسانی سے اثاثے (مثلاً بانڈ) مارکیٹ میں بیچے خریدے جاسکتے ہیں۔ تفصیلات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے بروڈنمایر، مارکس کے اور لاس ایچ پیڈرس۔ "مارکیٹ سیالیت اور فنڈنگ سیالیت"۔ ریویو آف فنانشل اسٹڈیز 22.6 (2009): 2201۔

دکھائی۔ میوچل فنڈز کی کارکردگی مناسب رہی جس کے بعد لیونگ اور مضاربہ کا نمبر آتا ہے۔ ترقیاتی مالی اداروں کی منافع آوری مالی سال 15ء میں کسی قدر کم ہوئی جبکہ سرمایہ کار مالی کمپنیوں کو گھٹانا ہوا۔ ان کمپنیوں کا کاروبار جمود کا شکار ہے اور بعض کمپنیاں ایس ای سی پی کے جاری کردہ قواعد و ضوابط کی تعمیل بھی نہیں کر رہیں۔ مزید برآں بعض غیر بینک مالی کمپنیوں کے لیے فنڈنگ کا خطرہ نمایاں ہے۔ غیر بینک مالی کمپنیوں کے کاروباری ماڈلز میں صارفین کے جس تنوع کی بات کی گئی ہے وہ ابھی تک حاصل نہیں کیا جا سکا۔ غیر بینک مالی کمپنیاں مارکیٹ کے انہی اجزا میں کام کر رہی ہیں جن میں بینک سرگرم ہیں اس لیے انہیں مسابقتی فوقیت حاصل نہیں۔

شعبہ بیمہ کی کارکردگی مستحکم رہی اور اس کے تمام اجزا کی منافع آوری میں خاصی بہتری آئی۔ مجموعی پریمیم میں مسلسل نمو سے نہ صرف حیاتی بیمہ داروں کی اثاثہ جاتی بنیاد بڑھی ہے بلکہ بیمہ کے نفوذ (penetration) کی شرح میں بھی اضافہ ہوا ہے (2013ء میں 0.5 فیصد سے 2015ء میں 0.8 فیصد)۔ غیر حیاتی بیمے کا شعبہ مسلسل ترقی کر رہا ہے جبکہ شریعہ بیمہ (حفاظت) میں بھی تیزی آرہی ہے۔ حیاتی بیمے میں ارتکاز کا خطرہ باعث تشویش ہے جس کا سبب ایک سرکاری ملکیتی بیمہ کنندہ کا مارکیٹ میں بڑا حصہ ہے۔ مزید یہ کہ نفوذ کی شرح بین الاقوامی پیمانوں سے کم ہے اور بیمے کی خدمات کا دائرہ بہتر بنانے کے لیے کوششیں درکار ہیں۔

مالی شعبے، خصوصاً شعبہ بینکاری، کی موجودہ مستحکم صورت حال سازگار ضوابطی ماحول کے بغیر ممکن نہ تھی۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے شعبہ بینکاری کی استحکام کے ساتھ بہتر کارکردگی کی سمت رہنمائی کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ یہ اقدامات بینک کے متنوع پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں جیسے کفایت سرمایہ، نظام ادائیگی، اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کے لیے رقم کی فراہمی کی بیج کئی، بھاری اکتشافات اور ارتکاز کے خطرات، بینکاری نگرانی (برمقام اور فصلاتی)، ترقیاتی مالکاری (برآمدی نوامالکاری، طویل مدتی مالکاری) اور محروم علاقوں میں خدمات کی فراہمی (مالی شمولیت کا ایجنڈا)۔ ایس بی پی ”وژن 2020“ میں بھی مالی استحکام کو مزید مضبوط بنانے اور بینکاری شعبے کی کارکردگی، انصاف اور اثر انگیزی کو بہتر بنانے کے لیے سمت متعین کی گئی ہے (مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے باکس الف۔)

سرمایہ بفرز سکڑ سکتے ہیں۔ اس دوران بینکوں کو کم از کم سرمائے کی شرائط میں بتدریج اضافے پر پورا اترنے کے لیے اپنے سرمائے کو بھی مستحکم کرنا ہوگا۔ چنانچہ بینکوں کو صورت حال کا بغور جائزہ لے کر قرضے کی ضروریات میں متوقع اضافے کی تکمیل اور اپنی پلک بڑھانے کے لیے سرمایہ پیدا کرنے کے لیے منصوبہ سازی کرنی ہوگی۔

بینکاری شعبے میں 2015ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کا مجموعی اثاثوں میں حصہ بڑھتا رہا (2013ء میں 9.6 سے 2015ء میں 11.4 فیصد ہو گیا) جو اسلامی بینکاری صنعت کے لیے اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی 2014-2018ء کے مطابق ہے۔ مالکاری جزدان میں بھرپور نمو کی بنا پر مالکاری اور امانتوں کا تناسب 46.9 فیصد تک ہو گیا جبکہ روایتی بینکوں کی اوسط 46.3 فیصد ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی 2015ء میں کچھ کم ہوئی اثاثوں پر آمدنی (قبل از ٹیکس) 2015ء میں 1.2 فیصد رہی جبکہ 2014ء میں 1.5 فیصد تھی۔

معیشت اور بینکاری شعبے کی بہتر کارکردگی کے پیش نظر 2015ء میں منڈیوں (زر، زر مبادلہ اور ایکویٹی) نے بھی ہموار کارکردگی کا مظاہرہ کیا گو کہ سال کی دوسری ششماہی میں ایکویٹی اور زر مبادلہ منڈیوں میں (یوآن کی قدر کم ہونے اور امریکہ میں شرح سود متوقع طور پر بڑھنے کے بعد) کچھ تغیر پذیری دیکھی گئی جبکہ ابھرتی ہوئی منڈیوں کی اکثریت میں سرمائے کا فرار دیکھنے میں آیا اور وہ دباؤ میں آگئیں۔

اسٹیٹ بینک کے شرح سود کوریڈور میں ساختی تبدیلیوں اور زری نرمی کے موثر نفاذ نے بازار زر کو مستحکم کر دیا۔ توازن ادائیگی کی بہتر صورت حال، زر مبادلہ کے ذخائر اور آئی ایم ایف کے مسلسل کامیاب جائزوں نے بازار مبادلہ میں اطمینان کی کیفیت پیدا کرنے میں مدد دی۔ عالمی معاشی دباؤ کے اثرات ملکی منڈیوں تک پہنچنے کے باوجود مقامی ایکویٹی منڈیاں ملک کے اندر مثبت پیش رفت اور چند کارپوریٹ سیکٹروں (کھاد، گاڑیاں، سیمنٹ وغیرہ) کی بہتر کارکردگی کی بنا پر قدرے مستحکم رہیں۔ بازاروں کے ہموار طور پر کام کرنے سے مالی نظام کے استحکام کو درپیش خطرات کم ہونے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

بینکوں کے علاوہ مختلف کاروباری ماڈل اور مخصوص کلائنٹس کے حامل غیر بینک مالی اداروں نے بھی مالی سال 15ء میں معقول کارکردگی

مالی شعبے کی مجموعی صورت حال اور قبل ازیں اجاگر کیے گئے خطرات سے قطع نظر مندرجہ ذیل پہلو مالی شعبے کے استحکام کے لیے دشواریوں کا باعث ہیں۔

اول، شعبہ بینکاری کی جانب سے خطرہ مول لینے کی بنیادی سرگرمی (یعنی قرض گاری) میں نمایاں کمی آئی ہے۔ بینکاری شعبے کا امانتوں میں قرضوں کا تناسب (ADR) کافی مدت سے زوال پذیر ہے جو 2015ء میں 46.4 فیصد ہے جبکہ آخر 2008ء میں 75.9 فیصد اور آخر 2013ء میں 48.6 فیصد تھا۔ اس کی وجہ جزواً نجی شعبے کی جانب سے کمزور طلب ہو سکتی ہے (مخصوص اور ساختی مسائل کی بنا پر ٹیکسٹائل اور چینی کے شعبے دباؤ میں ہیں) اور جزواً آسان تر طریقوں کی طرف بینکوں کا رجحان ہو سکتا ہے۔ حکومت کی مالیاتی ضروریات نے اسے شعبہ بینکاری سے سیالیت حاصل کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس کی وجہ سے بینکوں کو بے خطر منافع کمانے کا موقع ملا ہے۔ اب بینکوں کی بیلنس شیٹ خطرہ بازار، نوسرماہی کاری خطرے، بینکوں کے اپنے ٹریڈری آپریشن اور سیالیت اور انتظام قرضہ کی حکومتی پالیسیوں میں تبدیلیوں سے متاثر ہوتی ہے۔

دوم، امانتوں کی نمونہ پچھلے سال کی نسبت بلند ہونے کے باوجود نجی اور سرکاری دونوں شعبوں کی مالکاری کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی رہی ہے۔ نتیجتاً بینکوں کی اسٹیٹ بینک سے ریپو قرض گیری تیزی سے بڑھ گئی۔ حکومتی قرض گیری کے رجحان اور نجی شعبے کے قرضے میں اضافے کے پیش نظر بینکوں کے لیے بنیادی (core) واجبات سے قرضے کی طلب کو پورا کرنا خاصا مشکل ہو گا۔ بینکوں کے لیے واحد موقع یہ ہے کہ نہ صرف قرضے میں متوقع اضافے کو پورا کرنے کے لیے بلکہ رقوم کے غیر بنیادی ذرائع پر انحصار کم کرنے کے لیے بھی امانتوں میں اضافے کی کوششیں تیز کریں۔

سوم، سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں اور درمیانے سائز کے بینکوں (جو زیادہ تر نجی ہیں) کے لیے خطرہ قرض بلند ہے۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں کا خام غیر فعال قرضوں کا تناسب (GNPLR) بلند ترین ہے اور 2013ء سے بڑھ رہا ہے۔ درمیانے سائز کے بینکوں میں یہ تناسب خاصا بلند ہے اور ان کا تموین کی کوریج کا تناسب پست ترین ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے کچھ بینک معیاری قرض گیاروں کا تعین

(منفی انتخاب) نہیں کر سکتے یا انہیں اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتے، پرانے قرضے (legacy) ان کی بیلنس شیٹ پر برقرار ہیں اور ان کے خطرہ قرض کے انتظام کے نظام میں اندرونی کمزوریاں ہیں۔ چنانچہ ان بینکوں کو اپنے قرضے کے معیارات مضبوط بنانے ہوں گے، قرض واپسی کی کوششیں تیز کرنا ہوں گی اور انتظام خطرہ قرض کے طور طریقے بہتر بنانے ہوں گے۔

چہارم، نظام ادائیگی کی پیچیدگی اور تکنیکی نفاست اگرچہ مفید ہے تاہم نظام ادائیگی کو بیرونی خطرات (جیسے سائبر حملوں، آلات کی خرابی وغیرہ) سے دوچار کر سکتی ہے۔

چونکہ مالی بازار کے بنیادی ڈھانچے میں متنوع شرکا شامل ہیں جو کسی ایک ضوابطی چھتری تلے کام نہیں کر رہے اس لیے نظام ادائیگی میں پیدا ہونے والا خطرہ (تصفیے کا خطرہ، سیالیت کا خطرہ، عملی خطرہ وغیرہ) فی الفور اور بڑے پیمانے پر پھیل جاتا ہے۔ اس لیے دور حاضر میں ملک کے مالی بازار کے بنیادی ڈھانچے کو ہموار طور پر چلانے کی خاطر نگرانی کے لیے مجموعی اور مربوط کوششیں لازمی ہو گئی ہیں۔ بہترین بین الاقوامی رواجوں کے مطابق اسٹیٹ بینک اسی سمت میں کام کر رہا ہے جس میں خاصی پیش رفت ہوئی ہے۔

آخر آ عالمی ماحول معیشت کے لیے بالعموم اور بینکاری شعبے کے لیے بالخصوص اہم عنصر ہے۔ چین اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مسلسل اقتصادی سست رفتاری، یونان کے معاون پروگرام پر جاری گفت و شنید اور یورپی یونین میں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لیے برطانیہ میں ریفرنڈم 2016ء اور اس کے بعد غیر یقینی کیفیت کی وجہ ہیں جس کا سبب ایشیا، یورپی یونین اور برطانیہ سے ہمارے تجارتی اور مالی روابط ہیں۔ یہ عالمی مشکلات برآمدات خصوصاً پہلے سے زیر دباؤ ٹیکسٹائل کے شعبے پر اثر انداز ہو سکتی ہیں جو مالی شعبے کا سب سے بڑا قرض گیر ہے۔ اگر تجارتی سرگرمیاں کم ہوئیں تو وہ بھی شعبہ بینکاری کی غیر سودی آمدنی (فیس، کمیشن وغیرہ) پر اثر ڈال سکتی ہیں۔ مزید یہ کہ عالمی غیر یقینی کیفیت ایکویٹی مارکیٹ میں بھی تغیر پیدا کر سکتی ہے۔ مزید یہ کہ اجناس کی قیمتیں گو کہ پاکستان جیسی درآمد پر انحصار کرنے والی معیشتوں کے لیے مفید ہیں تاہم ان سے برآمدی شعبوں کی آمدنی کم ہو سکتی ہے۔ ملک کی برآمدات کے چند اہم شعبوں (مثلاً ٹیکسٹائل) اور اجناس (مثلاً

چاول) پر انحصار کے پیش نظر گرتی ہوئی عالمی قیمتیں ان شعبوں کے قرض گیروں کی قرض کی واپسی کی صلاحیت کو متاثر کر سکتی ہیں جس سے بیکاری شعبے کے اثاثہ جاتی معیار کو خطرہ درپیش ہو سکتا ہے۔ تیل کی کم قیمتیں یونہی جمود کا شکار رہیں تو خلیج تعاون کونسل کے ممالک کا مالیاتی مزید بڑھ سکتا ہے جس سے ان ملکوں کی جانب کارکنوں کا بہاؤ اور کارکنوں کی ترسیلات زر، جو پہلے ہی کم ہو رہی ہیں، مزید سست پڑ سکتی ہیں اور اس کی بنا پر بینکوں کی جانب رقوم کا بہاؤ متاثر ہو سکتا ہے۔

باسک الف: ضوابطی صورت حال¹¹ مالی شعبے کی نمو اور استحکام کا تناظر

اسٹیٹ بینک کی ایک اہم ذمہ داری اس امر کو یقینی بنانا ہے کہ مالی نظام، خصوصاً بینکاری نظام، صائب ہو اور مالی استحکام کو مخدوش بنائے بغیر اپنا ترقی کا ممکنہ سفر جاری رکھے۔ اسٹیٹ بینک اپنے ضوابطی دائرے میں رہتے ہوئے ضوابطی ڈھانچے میں بہتری لانے کے لیے مسلسل کوشاں رہتا ہے جس سے مخصوص ملکی خطرات سے نمٹا جاسکے اور بہترین بین الاقوامی طور طریقوں سے ہم آہنگ ہوا جاسکے۔ نتیجتاً پاکستان کا مالی نقشہ مضبوط، موثر اور بھرپور ضوابطی فریم ورک سے لیس ہے۔

مالی استحکام کے تحفظ کے لیے سرمایہ بنیادی دفاعی لائن ہے۔ اگست 2013ء میں اسٹیٹ بینک نے بازل کمیٹی آن بینکنگ سپروژن (بی سی بی ایس) کے متعارف کردہ بازل سوم اصلاحاتی پیکیج کی روشنی میں پاکستان میں نفاذ کے لیے بازل سوم کی ہدایات جاری کیں۔¹² اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے سرمائے کے اکتشافات کی یکسانیت اور باہمی تقابل کو بڑھانے کے لیے کفایت سرمایہ سے متعلق بی سی بی ایس کے جاری کردہ اکتشافی ٹمپلیٹس متعارف کرائے۔¹³ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے بازل سوم سیالیت کے معیارات کے نفاذ کے لیے ہدایت جاری کی ہے۔

اسٹیٹ بینک منی لانڈرنگ / دہشت گردی کے لیے رقوم کی فراہمی کے لیے بینکاری چینل کا استعمال روکنے کے لیے اقدامات کرتا رہا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے جامع اینٹی منی لانڈرنگ (اے ایم ایل) ضوابط تشکیل دیے جنہیں وقتاً فوقتاً تقویت دی گئی¹⁴ اور فنانشل ایکشن ٹاسک فورس کی سفارشات / بین الاقوامی رواجوں سے ہم آہنگ کیا گیا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے اے ایم ایل قانون / ایکٹ اور

بعد ازاں اس میں ہونے والی ترمیم کی مسودہ سازی اور اسے حتمی شکل دینے میں اہم کردار ادا کیا تاکہ اسے بین الاقوامی معیارات کے مطابق بنایا جاسکے اور نفاذ کی شقوں میں یکسانیت اور وضاحت پیدا ہو سکے۔ موجودہ ضوابطی ڈھانچے کو تیزی سے بدلتے ہوئے کاروباری ماحول اور بہترین بین الاقوامی طور طریقوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کارپوریٹ اور کمرشل بینکاری کے محتاطیہ ضوابط پر جون 2014ء میں نظر ثانی کی گئی۔¹⁵ ترمیمی ضوابط کا اصل مقصد بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو ان کے خطرے کے مخصوص عوامل اور متحرک ماحول سے بہتر طور پر نمٹنے اور موزوں کاروباری فیصلے کرنے میں مدد دینا ہے۔

مزید یہ کہ اپنے ترمیمی محتاطیہ ضوابط میں اسٹیٹ بینک نے خطرہ ارتکاز اور متعلقہ فریق اکتشاف کے مسائل سے جامع طور پر نمٹا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بڑے اکتشاف کی تعریف کی ہے اور اس طرح کے اکتشافات کو مجموعی خام قرضوں اور بینکوں کی سرمایہ کاری سے ہم آہنگ کیا ہے۔ اس قسم کے ضوابطی اقدامات پاکستان میں میکرو محتاطیہ ضوابط کے پورے نظام میں نفاذ کے لیے بہت مددگار ہوں گے۔

ضوابط کے ہمراہ موثر اور بروقت نگرانی اور نفاذ کے ضروری اقدامات نہ ہوں تو مضبوط ضوابطی ڈھانچے کی تاثیر بھی کم ہو سکتی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کے نگرانی کے ادارے (فاصلاتی اور برمقام) اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اس امر کو یقینی بناتے ہیں کہ بینک ضوابطی دائرے کے اندر کام کرتے رہیں، اداروں / نظام کے استحکام کو مخدوش بنانے والے اہم پرخطر شعبوں کا تعین کریں اور ان ممکنہ شعبوں کا تعین کریں جو نمو اور کارکردگی کو ترویج دیتے ہیں۔

موضوعاتی معائنے کا تصور حال ہی میں متعارف کرایا گیا جس کا مقصد تمام شعبے کے مشترکہ مسائل کا تعین کرنا اور مالی نظام کو درپیش ممکنہ خطرات اور کمزوریوں سے نمٹنے کے لیے فعال پالیسی حل پر کام کرنا تھا۔ اس سلسلے میں موضوعاتی معائنے کیے گئے جن سے نہ صرف ضوابطی شرائط کی تعمیل کی جانچ میں مدد ملی بلکہ ان پہلوؤں کی شناخت ہوئی جہاں مختلف ضوابطی پالیسیوں میں بہتری کی ضرورت ہے۔

¹¹ اسٹیٹ بینک مالی شمولیت، صارفین کے تحفظ، قانونی و ضوابطی ڈھانچے، مالی انفراسٹرکچر، زر مبادلہ اور زرری پالیسی، بینکاری خدمات وغیرہ جیسے شعبوں پر اسٹیٹ بینک متعدد ضوابطی اقدامات کے لیے زور دیتا رہا ہے۔ لیکن یہاں زور ان ضوابطی اقدامات پر ہے جن سے بینکاری شعبے میں استحکام اور نمو کی ترویج میں مدد ملی ہے۔

¹² شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط (بی پی آر ڈی) سرکلر نمبر 6 برائے 2013ء

¹³ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 11 برائے 2014ء

¹⁴ بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر ز نمبر 13 برائے 2015ء، نمبر 6 اور 7 برائے 2014ء، نمبر 22 برائے

2013ء اور بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2012ء

¹⁵ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 6 برائے 2014ء

مالکاری کے سروے کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ گاڑیوں کی مالکاری کی لاگت پچھلے ایک برس میں 300 پی پی ایس کم ہوئی ہے۔

(ب) اسٹیٹ بینک نے نجی شعبے کا قرضہ بڑھانے کے لیے ترجیحی مالکاری اسکیمیں متعارف کرائی ہیں جن میں ایکسپورٹ ری فنانس اسکیم، اسلامک ایکسپورٹ فنانس اسکیم اور طویل مدت مالکاری سہولتیں شامل ہیں۔

(ج) بینکوں کی مشاورت سے اسٹیٹ بینک نے فنانشل انسٹی ٹیوشنز (ریگوری آف فنانسز) آرڈیننس 2001ء میں ترامیم کی تجویز دی ہے جس میں قرقی کے معاملات سے متعلق متبادل شقیں زیادہ شفاف طریقے سے شامل کی گئی ہیں۔ یہ ترامیم نافذ ہو گئیں تو نہ صرف غیر فعال قرضوں کی وصولی میں آسانی ہوگی بلکہ مارکیٹ اور انفراسٹرکچر فنانسنگ میں بھی توسیع آئے گی۔

(د) اسٹیٹ بینک نے فنانشل انسٹی ٹیوشنز (سیکیورڈ ٹرانزیکشنز) بل 2015ء تیار کر کے پارلیمنٹ سے منظوری کے لیے جمع کرایا ہے۔ اس پراجیکٹ پر عمل سے قرض گار، قرض گیروں کے منقولہ اثاثوں پر چارج عائد کر سکیں گے جس کے نتیجے میں نجی شعبے خصوصاً ایس ایم ای شعبے کی جانب مالکاری کے بہاؤ میں مدد ملے گی۔

(ه) اسٹیٹ بینک اسلامی مالکاری، ایس ایم ای مالکاری، خوردمالکاری وغیرہ سمیت اپنے مختلف وظائف کے ذریعے مالی شمولیت کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ ملک بھر میں مالی رسائی میں توسیع کے لیے اسٹیٹ بینک مالی شمولیت پروگرام پر عمل کر رہا ہے۔ ایس ای سی پی کے اشتراک سے اسٹیٹ بینک ایک متحرک سرمایہ منڈی تشکیل دینے کے لیے کوشاں ہے تاکہ بڑے کارپوریٹس ثانوی بازار میں پیپرز کے اجراء کے ذریعے اپنی فنڈنگ کی ضروریات پوری کر سکیں۔ اس طرح بینکوں کو ایس ایم ای، ہاؤسنگ اور زرعی شعبے کی ضروریات پوری کرنے کا موقع ملے گا۔

(و) اسٹیٹ بینک ملک میں ماحول دوست بینکاری اور مالیات کی ترویج کے لیے بھی کام کر رہا ہے جس میں قابل تجدید توانائی، توانائی بچانے والی مالکاری، وسائل کے کارگر استعمال اور پائیدار ترقی جیسے تصورات شامل ہیں۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک نے ملک میں ماحول دوست بینکاری

نگراں کے طور پر اسٹیٹ بینک نے ایک سابق 'پرائلم بینک' کے لیے کامیابی سے اور موثر طور پر تصفیے کا نظام استعمال کیا۔ تصفیے کی موثر حکمت عملی، عوام الناس، ذرائع ابلاغ اور بینک کے کھاتہ داروں کے ساتھ موثر ابلاغ اور مسائل کے بروقت تصفیے کی بنا پر مجموعی بینکاری شعبے میں کوئی کھلبلی نہیں پھیلی۔ پرائلم بینک کے خلاف اسٹیٹ بینک کے نفاذی اقدامات نے اس کی ضوابطی حاکمیت قائم کردی اور مالی طور پر کمزور بینکوں کو پیغام ملا اور انہوں نے ضوابطی مسائل حل کرنے کے لیے اپنی کوششیں تیز کر دیں۔

سرکاری شعبے کے بینکوں کی بنکاری اور مارکیٹ میں نجی شعبے کے داخلے کے بعد پاکستان میں پیشتر بینکاری شعبہ اب نجی ملکیت میں ہے۔ چنانچہ واضح ڈپازٹ پروٹیکشن اسکیم شروع کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی جسے بینکاری نظام کی صحت کو یقینی بنانے اور ناکامی کی صورت میں بینک کے چھوٹے امانت گزاروں کے تحفظ کے لیے ایک لازمی سیفٹی نیٹ ٹول سمجھا جاتا ہے۔ لہذا اسٹیٹ بینک نے مختلف متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف ڈپازٹ انشوررز (آئی اے ڈی آئی) کے موثر ڈپازٹ انشورنس سسٹم کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ایکٹ کا ایک مسودہ تیار کیا۔ یہ مسودہ پارلیمنٹ میں ہے اور متوقع طور پر جلد ہی قانون کی شکل اختیار کر لے گا۔

قرضے کی طلب کو ممکنہ نمونہ کی راہ پر گامزن کرنے اور قرضے اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھانے کے لیے تمام متعلقہ فریقوں کی مربوط کوششیں درکار ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے طور پر نجی شعبے کو قرضہ بڑھانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ بعض کلیدی اقدامات ذیل میں درج ہیں:

(الف) اسٹیٹ بینک مالی منڈیوں کی موجودہ کیفیت میں صرف بالواسطہ طور پر قیمتوں کی ترغیب کے ذریعے طلب پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ طلب میں تیزی لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ماضی قریب میں اپنا پالیسی ریٹ خاصا کم کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے اقدامات سے جو زری نرمی آئی ہے وہ خوردہ شرح سود کو منتقل ہوئی ہے قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود جو دسمبر 2012ء میں 11.3 فیصد تھی دسمبر 2015ء میں کم ہو کر 7.7 فیصد ہو گئی ہے۔¹⁶ نیز جون 2015ء میں کیے جانے والے صارفی

¹⁶ <http://www.sbp.org.pk/ecodata>

کے لیے منصفانہ فروخت کے طور طریقے وغیرہ شامل ہیں۔ ان ضوابطی اقدامات سے صارفین کو بینکوں کی مہیا کردہ سہولتوں کی بہتر تفہیم کی بنا پر معلومات پر مبنی فیصلے کرنے میں مدد ملے گی۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک کنڈکٹ اسیسمنٹ فریم ورک پر کام کر رہا ہے جس سے بینکوں کو اپنے کاروباری رویے کو جانچنے اور بہتری کے پہلوؤں کا تعین کرنے کا موقع ملے گا۔

اسٹیٹ بینک نے نظام ادائیگی میں تحفظ، درستی، کارگزاری اور سادگی کو یقینی بنانے کے لیے مربوط کوششیں کی ہیں۔ یہ کوششیں اس لیے بھی مفید ہیں کہ یہ بینکوں کی آئی ٹی اور بنیادی بینکاری مسائل کے حل میں بھاری سرمایہ کاری سے ہم آہنگ ہیں۔ بہترین بین الاقوامی طور طریقوں پر چلتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے کارگزاری، تحفظ اور معیار بندی کو بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں یہ شامل ہیں (الف) انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر²¹ (IBAN)، (ب) مالی آرٹیکلز کی معیار بندی جیسے چیک، پے آرڈرز، ڈیمانڈ ڈرافٹ وغیرہ²²، (ج) لین دین وغیرہ کے معیار و تحفظ میں اضافے کی خاطر مالی شریک کار کی ہدایت یا سہولت کاری کے لیے کئی ضوابط / رہنما خطوط کا اجرا۔

ضوابط کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی کاوشیں مستقبل بین اور معاشی باہمی رابطہ کاری سے ہم آہنگ ہیں۔ اگست 2015ء میں اسٹیٹ بینک نے ایک شراکتی اور مشاورتی عمل کے بعد اپنا ”ایس بی پی وٹن 2020“²³ جاری کیا۔ اس منصوبے میں ادارہ جاتی کارگزاری اور کارکردگی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ایس بی پی وٹن چھ مقاصد کے گرد گھومتا ہے یعنی

- (1) زری پالیسی کی اثر انگیزی کو بڑھانا
- (2) مالی نظام کے استحکام کو تقویت دینا
- (3) بینکاری نظام کی کارکردگی، اثر انگیزی اور مساویانہ ماحول کو بہتر بنانا
- (4) مالی شمولیت میں اضافہ کرنا
- (5) ادائیگی کے جدید اور پائیدار نظام کی تشکیل

کی پالیسیوں اور اقدامات کی تشکیل اور نفاذ کے لیے مختلف متعلقہ فریقوں کے ساتھ مشاورت کی ہے اور مقامی بینکوں کو ترغیب دی ہے کہ اس شعبے کو قرضے دیں۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں / ڈی ایف آئیز کو رعایتی قرض گاری کی فراہمی کے لیے قابل تجدید توانائی استعمال کرنے والے بجلی گھروں کی مالکاری کی اسکیم جاری کی ہے تاکہ وہ مذکورہ منصوبوں کے لیے آگے قرضے دے سکیں اور ماحول دوست سرمایہ کاری کو فروغ مل سکے۔ اس اسکیم پر حال ہی میں نظر ثانی کی گئی ہے تاکہ اسے قرض گیروں اور شریک بینکوں کے لیے زیادہ پرکشش بنایا جاسکے۔

امانت گزاروں کے مفاد کا تحفظ اسٹیٹ بینک کی کلیدی ترجیحات میں شامل ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ امانت گزاروں کو اپنا جائز حصہ ملے اسٹیٹ بینک نے مئی 2012ء میں کم از کم شرح بچت بڑھا کر 6 فیصد (سالانہ) کردی¹⁷ اور اس کے بعد بینکوں کو مارچ 2013ء میں ماہانہ اوسط بیلنس¹⁸ پر کم از کم شرح بچت تخمین کرنے کی ہدایت کی۔ ستمبر 2013ء میں بدلتے ہوئے زری پالیسی موقف کے ساتھ امانت کی لاگت کو کم کرنے کے لیے¹⁹ اسٹیٹ بینک نے کم از کم شرح بچت کو ایس بی پی ریپو ریٹ سے ہم آہنگی کے ذریعے زری پالیسی سے منسلک کر دیا۔ جون 2014ء میں اسٹیٹ بینک نے معینہ امانتوں پر کم از کم شرح بچت میں اضافہ کر دیا۔²⁰

اسٹیٹ بینک نے گذشتہ چند برسوں میں اپنے تحفظ صارف کے مینڈیٹ کا احیا کر کے ”برتاؤ کی نگرانی“ شروع کی ہے تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جاسکے کہ صارفین سے منصفانہ، شفاف اور موثر برتاؤ کیا جاسکے اور بینک ذمہ دار انداز میں پائیدار ترقی کر سکیں۔ منصفانہ بینکاری طور طریقوں کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک نے مختلف ہدایات کے مجموعے اور رہنما خطوط جاری کیے ہیں جن میں صارفین سے منصفانہ برتاؤ کا فریم ورک، صارفین کی شکایات نمٹانے کا طریقہ کار، پراڈکٹ ڈسکلوزر کی شرط، منصفانہ سروس چارجز کے رہنما اصول، بینکاری رویے کے معیارات، بصارت سے محروم افراد کے لیے بینکاری سہولتیں، تھرڈ پارٹی مصنوعات

¹⁷ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2012ء

¹⁸ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2013ء

¹⁹ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 7 برائے 2013ء

²⁰ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 5 برائے 2014ء

²¹ شعبہ نظام ادائیگی (پی ایس ڈی) سرکلر نمبر 2 برائے 2012ء

²² پی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2014ء

²³ <http://www.sbp.org.pk/spd/StrategicPlan-2020-Eng.pdf>

6) بینک دولت پاکستان کی ادارہ جاتی کارکردگی اور اثر انگیزی کو تقویت دینا

مقصد 2 کے تحت مالی استحکام کو یقینی بنانے پر خاص توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے ایک علیحدہ شعبہ ”شعبہ مالی استحکام“ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبے میں مالی استحکام کے مسائل کو یکجا کرنے کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے کئی نئے پہلوؤں پر بھی کام شروع کیا ہے جس کا مقصد مالی استحکام کے مسائل کو حل کرنا ہے۔ کچھ اہم پہلو جن پر یہ شعبہ کام کر رہا ہے یہ ہیں: (الف) مالی نظام کے استحکام کا فریم ورک تشکیل دینا، (ب) بحران سے نمٹنے کا فریم ورک (ج) مجموعی نگرانی فریم ورک کا جائزہ اور تازہ کاری، اور (د) پاکستان میں ڈی ایس آئی بیز²⁴ کی شناخت اور نگرانی کا فریم ورک۔

توقع ہے کہ اسٹیٹ بینک کے اقدامات سے مالی نظام کا استحکام تقویت پائے گا اور ہنگامی حالات کو برداشت کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ اس سے مختصر تا وسط مدت میں مالی وساطت کا عمل بھی مضبوط ہوگا۔

²⁴ ڈی ایس آئی بیز (D-SIBs) کا مطلب ہے Domestic Systemically Important